ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر ۔ میر عبداللطیف

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۲ ماہ اخاء ۱۳۷۵ ھش بمطابق اکتوبر ۱۹۹۶ء شمارہ نمبر ۱۰

جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے بیعتوں کا ٹارگٹ

★★★★★★★★★★★★★★★★

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے ساٹھ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ حضور اقدس کے ارشاد کی روشنی میں دعوت الیٰ اللہ ہر احمدی پر فرض ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرتا رہے۔ از راہ کرم دعوت الیٰ اللہ کے اس بنیادی فریضہ پر ہر وقت غور کرتے رہیں اور کوشش کریں کہ ہم اس میدان میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

فرانکفورٹ میں کتابوں کے عظیم الشان میلے میں جماعت احمدیہ کی شرکت

جماعت احمدیہ جرمنی اس میلے میں گذشتہ 25 سال سے مسلسل سٹال لگا رہی ہے

سٹال کے روح رواں محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کی نمائندہ اخبار احمدیہ سے خصوصی گفتگو

جرمنی کے شہر فرانکفورٹ میں گذشتہ اڑتالیس سال سے کتابوں کے بین الاقوامی میلہ کا انعقاد ہوتا چلا آرہا ہے یہ میلہ فرانکفورٹ کی وسیع و عریض عمارت Fest Hallle میں ہر سال اکتوبر میں منعقد ہوتا ہے جہاں دنیا بھر کے اشاعتی ادارے سٹال لگا کر اپنی کتب متعارف کرواتے ہیں اس طرح عالمی سطح پر کتب کے تعارف کا یہ بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے امسال یہ میلہ ۲ تا ۷ اکتوبر کو لگا اس میلہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس میلہ میں سٹال لگانے کا خیال آج سے پچیس سال قبل معروف جرمن احمدی سکالر محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کو آیا جو اس وقت سے مسلسل ہر سال اس سٹال پر جماعت احمدیہ کی نمائندگی کا حق ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کے سٹال کا پچیسواں یعنی سلور جوبلی کا سال تھا چنانچہ اس موقع پر میلہ کی انتظامیہ کی طرف سے تہنیتی پیغام پر مشتمل خط کے ساتھ کیک کا تحفہ بھی پیش کیا گیا اور ذرائع ابلاغ کے مختلف نمائندگان نے محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کے انٹرویو لئے۔

بیس مربع میٹر پر مشتمل یہ سٹال مختلف خوبصورت پوسٹرز سے مزین تھا جن میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تعارف کے متعلق اور اسی طرح ہمارے جرمن ترجمہ کے بارہ میں مختلف دانشوروں کی آراء ، اسلامی اصول کی فلاسفی ، ایم۔ ٹی۔ اے اور معروف جرمن سکالر اور مصنف محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کے تعارف پر مشتمل پوسٹرز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سٹال میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام اور خلفاء سلسلہ کی بعض کتب کے جرمن زبان میں تراجم کے علاوہ متعدد یورپین زبانوں میں تراجم بھی موجود تھے جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ ہیں نیز محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کی کتب بھی رکھی گئیں۔ علاوہ ازیں " اسلامی اصول کی فلاسفی " کے جرمن ترجمہ کا نیا ایڈیشن بھی سٹال میں سجایا گیا۔ اس میلہ کتب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ جرمنی کے اشاعتی ادارہ Verlag Der Islam کی سب سے نمایاں پیش کش " تذکرہ " کے جرمن ترجمہ پر مشتمل تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی موقعہ پر پہلی بار منظر عام پر آیا ہے۔

اس سٹال کے روح رواں محترم ہدایت اللہ صاحب ہوبش کے علاوہ محترم عبدالباسط صاحب طارق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصی طور پر کاسل سے ڈیوٹی کے لئے تشریف لائے اور زائرین کو کتب کے متعلق آگاہ کرتے رہے۔ نیز احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مختصر تعارف بھی کرواتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انتظامیہ کی طرف سے شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق امسال مجموعی طور پر ایک سو دس ممالک کے مختلف اداروں نے سٹال لگائے جن میں نیشنل سطح پر ممالک کی نمائندگی میں دو ہزار تین سو بانوے اور پرائیویٹ طور پر چھ ہزار چار سو ستانوے سٹال لگائے گئے نئی اشاعتوں کی تعداد بانوے ہزار چھ سو ستانوے اور زیر اشاعت کتب کی تعداد دو لاکھ چونتیس ہزار سات سو انتر تھی یہ تنظیم دیگر ممالک کے مختلف مقامات پر بھی سالانہ نمائشوں کا انتظام کرواتی ہے جن میں بدھاپسٹ ، پراگ ، وارسا ، بخارسٹ ، ماسکو اور صوفیہ شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے سٹال پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے حد مصروفیت رہی اور ہر روز ہزاروں افراد یہاں آکر کتب دیکھتے اور حاصل کرتے رہے اس موقع پر آٹھ ہزار سے زائد تعداد میں مفت لٹریچر لوگوں نے حاصل کیا۔ جبکہ بعض اشاعتی اداروں نے قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے لئے آرڈر بھی بک کروائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو قرآن کے نور سے منور فرمائے اور تشنہ روحوں کی سیرابی کا باعث بنائے اور جماعت احمدیہ کو مسلسل یونہی کامیاب سٹال لگانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

اس سٹال میں جماعت احمدیہ جرمنی کے متعدد احباب نے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے ہوئے خدمات بجا لائیں۔ انتظامیہ اور کارکنان کی معاونت کرتے رہے جن میں جرمن نژاد اور دیگر احمدی احباب بھی شامل ہیں خصوصاً محترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ، میر عبداللطیف صاحب ، طارق جبیب گڈٹ صاحب فرانکفورٹ ، مرزا منصور احمد صاحب ، ریحان احمد (کاسل) عاطف خالد صاحب۔ اللہ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

اے ہجرت کرنے والو!

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۶ء کے افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

" پس اے پاکستان سے ہجرت کرنے والو! تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ جرمنی میں ہو یا فرانس میں یا ہالینڈ یا پولینڈ یا امریکہ یا افریقہ یا دوسرے ممالک میں ہو یاد رکھو ایک ہجرت تو ہوگئی اور اس ہجرت سے جو خدا نے وعدے فرمائے تھے پورے کردیئے۔ تم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا کہ اس ہجرت کے نتیجے میں تمہیں تنگیاں نہیں بلکہ وسعتیں عطا کی گئی ہیں اور خدا نے ایک بھی وعدہ نہیں جو ٹال دیا ہو ، ہر وعدہ ہجرت کی برکتوں کا تمہارے ساتھ پورا کردیا۔ پس اب پوری مستعدی کے ساتھ ، کامل خلوص کے ساتھ وہ ہجرت کرو جو ہجرت بدیوں کے ملک سے نیکیوں کی طرف ہجرت ہوا کرتی ہے۔ ...... یہ ہجرت آپ کریں تو سب دنیا آپ کے ساتھ ہجرت پر تیار ہوگی۔ یہی وہ ہجرت ہے جو انسانی زندگی کا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ " (خطبہ جمعہ ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء)

فرانکفورٹ کے میلہ کتب کی مختصر تاریخ

کتابوں کی اشاعت کے حوالے سے فرانکفورٹ کو ساری دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے فرانکفورٹ سے جنوب مغرب میں واقع شہر Mainz میں آج سے قریباً پانچ سو سال قبل یوہانیس گو ٹن برگ (Gutenberg) نے دنیا کی پہلی پرنٹنگ پریس ایجاد کی تھی۔ کتابیں چھاپنے کا یہ آسان طریقہ جلد ہی تمام یورپ میں رواج پا گیا اور براعظم یورپ میں بکثرت کتابیں شائع ہونے لگیں۔ ۱۴۷۵ء کی ہی ایک دستاویز میں فرانکفورٹ کی "Büchermesse" مذکور ہے۔ اس تاریخی مسودہ میں فرانکفورٹ کی نمائش کے موقعہ پر کتابوں کی موجودگی کی تعریف کی گئی بلکہ کتابی میلے کے علمی ماحول کو بھی سراہا گیا۔ جہاں بکثرت اہل علم و ادب سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔

قرون وسطیٰ میں فرانکفورٹ کتابوں کا ایک عالمی مرکز بن چکا تھا۔ تاجران کتب اور ناشرین کیلئے یہاں ہر قسم کی کتب کی نمائش ممکن تھی حتیٰ کہ مارٹن لوتھر بھی جو کہ اس وقت عیسائی دنیا میں ایک کافر گردانا جاتا تھا۔ اپنی کتابیں میلے پر رکھ سکتا تھا لیکن نمائش کا یہ آزادانہ اور روادارانہ

باقی صفحہ ۴ پر

مختلف ریجنز کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

سٹٹگارٹ ریجن۔ عرصہ زیر رپورٹ کے دوران اس ریجن میں سولہ تبلیغی نشستوں کا انعقاد ہوا مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے کئی افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ریجن بھر میں مختلف مقامات پر ۱۹ تبلیغی سٹال لگائے گئے اور ان سٹالوں میں آنے والے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے ریجنل اجتماع کے موقعہ پر پاکستانیوں کے علاوہ آٹھ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ۸۰ خدام نے بھی شرکت کی۔ رپورٹ کے مطابق پانچ جماعتوں میں نو احمدیوں کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسوں کا اہتمام کیا گیا اور ان تربیتی کلاسوں کے دوران ان کو عقائد احمدیت

باقی صفحہ ۲ پر

واپسی کا سفر

میرا نام غلام محمد پٹیل ہے اور میرے والد صاحب محمد یوسف پٹیل صاحب نمبردار، بمبئے پریذیڈینسی کے علاقہ بروچ کے رہنے والے تھے۔ یہ بروچ وہی جگہ ہے جسکے متعلق حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے لکھا ہے کہ ان کے آباؤ اجداد وہاں کے رہنے والے تھے۔

ہمارا خاندان راسخ العقیدہ سنی مسلمان تھا۔ لیکن میں اپنی ابتدائی عمر سے ہی آزاد خیال واقع ہوا اور مولویوں سے جس اسلام کا مجھے علم ہوا اس قسم کے اسلام سے میں بیزار ہوگیا۔ اور مولویوں کے اسلام سے متعلق عجیب و غریب اور پیچیدہ عقائد کی وجہ سے میں اسلام سے متنفر ہوچکا تھا اور سرے سے مذہب سے ہی بیزار ہوگیا۔ نوجوانی میں ہی رائل انڈین نیوی (Royl Indian Navy) میں ملازمت کے دوران میری ملاقات ایک انگریز سرجن لیفٹیننٹ ہرڈ (Lt. Herd) سے ہوئی آجکل یہ خاندان جنوبی افریقہ میں بسا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ میری چند اینگلو انڈین خاندانوں سے دوستی ہوگئی۔ یہ سب خاندان مذہباً عیسائی تھے ان کی وجہ سے میرا رجحان بھی عیسائیت کی طرف ہوگیا۔ مگر عیسائیت کی طرف رجحان کی وجہ عیسائی مذہب کی خوبیوں کی بجائے تحت الشعور میں لمبی ہوئی ملاں برانڈ اسلام سے بیزاری تھی۔ آخر کار اپنے عیسائی دوستوں کے کہنے پر میں نے باقاعدہ بپتسمہ لے لیا مگر کافی عرصہ میں عیسائیت قبول کرنے کا کھلم کھلا اظہار کرنے سے گریز کرتا رہا۔

۱۹۴۷ء میں ہمارا خاندان بھی دیگر مسلمان خاندانوں کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آگیا یاد رہے کہ میرے علاوہ ہمارا تمام خاندان راسخ العقیدہ سنی مسلمان تھا۔ یہاں آکر میں نے کھلم کھلا اپنے عیسائی ہونے کا اعلان کردیا۔

یہاں مسیحی پادری نے میرا نام کرسٹوفر یوسف گیر Gear رکھا چونکہ مجھے انہوں نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لئے انہوں نے اپنا فیملی نام Gear میرے نام کے ساتھ لگا دیا۔

Navy کی ملازمت کے سلسلہ میں پاکستان میں میری تعیناتی مختلف جگہوں پر ہوتی رہی۔ اسی دوران میری ملاقات مکرم عبدالمومن صاحب جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنکو حضرت مسیح موعود کا پرائیویٹ سیکرٹری اور امریکہ کا پہلا مبلغ ہونے کا اعزاز حاصل ہے) کے داماد ہیں سے ہوئی وہ مجھے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرتے۔ لیکن میں ان کو بھی کوئی روایتی مولوی سمجھ کر ان کی بات توجہ سے نہ سنتا۔ مگر وہ اس سے بددل نہ ہوئے اور انہوں نے مجھے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

اسی دوران میری شادی ایک اینگلو انڈین عیسائی خاندان میں ہوگئی۔ میری بیوی کے دادا Bowen خاندان سے تعلق رکھتے تھے، جو ۱۸۵۷ء میں انگلینڈ سے ہندوستان آیا تھا۔ یاد رہے کہ میری بیوی کے خاندان کے کچھ افراد میرے احمدی ہونے سے قبل اسلام قبول کرچکے تھے میری شادی کے بعد بھی مکرم عبدالمومن صاحب نے تبلیغ جاری رکھی یہاں میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب میں نے اپنے عیسائیت اختیار کرنے کا کھلم کھلا اعلان کردیا تو جہاں نام نہاد بنیاد پرست مسلمانوں کی اکثریت مجھ سے میل جول رکھنا پسند نہیں کرتی تھی۔ وہاں میرے احمدی دوستوں نے میرے ساتھ پیار و محبت کا سلوک جاری رکھا جس سے سب سے پہلا تاثر مجھ پر یہ ہوا کہ احمدی مسلمان عام مسلمانوں سے مختلف ہیں۔

عبدالمومن صاحب نے اسی دوران میری ملاقات حضرت مولوی عبدالواحدؓ سے کروائی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جو ان دنوں احمدیہ ہال کراچی میں رہتے تھے ان سے میں ملتا رہتا اور ان کو اکثر دعا کے لئے درخواست کرتا رہتا تھا اور ان کی بعض دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے میرا اعتماد احمدیت اور مذہب میں بڑھنے لگا اور مذہب اور اسلام کے خلاف بیزاری اور نفرت آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی۔

ایک دفعہ مکرم عبدالمومن صاحب کے ساتھ میں نے جلسہ یوم مصلح موعود میں شرکت کی۔ اس جلسہ نے مجھے بہت متاثر کیا خاص طور پر احمدی احباب کے حسن سلوک اور پیار و محبت نے مجھ پر خاص اثر چھوڑا علاوہ ازیں وہاں جو تقریریں میں نے سنیں ان سے میں نے خاص طور پر یہ اثر لیا کہ ان میں عام مولویوں جیسا مصنوعی پن نہیں تھا بلکہ ان میں سادگی اور سچائی پائی جاتی تھی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمومن صاحب مجھے مختلف کتابیں مطالعہ کے لئے دیتے رہے۔ ان کتب میں سے خاص طور پر "دیباچہ تفسیر القرآن" مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطالعہ نے مجھ پر خاص اثر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب میں جو بائیبل اور دیگر کتب سے قرآن کریم کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ نے مسیحی عقائد کو چھوڑنے میں بہت مدد ملی۔

آخر ۱۹۵۹ء میں میں نے احمدیت قبول کرنے کا اظہار کیا اور مکرم عبدالمومن صاحب کے ذریعہ بیعت فارم پر کرکے ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھجوا دیا۔ الحمدللہ۔

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران و قلمی معاونین اخبار احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آئندہ اپنی رپورٹس اور مضامین وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

S. M. TAHIR
LUSTGARTENSTR. 8 B
61203 WECKESHEIM
PH. 06035-18501

(ادارہ)

بقیہ:- تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

کی تعلیم دی گئی نیز شرکاء کلاس کے ساتھ مجالس سوال و جواب بھی منعقد کی گئیں۔

ڈارم سٹڈ ریجن:- ۱۹۹۶ء وسط اپریل سے وسط مئی تک کی رپورٹ کے مطابق اس ریجن میں ۱۵ مقامات پر مختلف اقوام کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ تبلیغی نشستوں کے علاوہ دو مقامات پر نواحمدیوں کی تربیت کے لئے تربیتی کیمپس کا اہتمام کیا گیا۔ پندرہ جماعتوں نے تبلیغی سٹال لگانے کی رپورٹ دی ہے۔ ان سٹالوں پر آنے والوں کو مختلف زبانوں میں لٹریچر فراہم کیا۔ نیز ہر سٹال پر آنے والوں کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

ویز بادن ریجن:- مختلف جماعتوں کے زیر انتظام تیرہ تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں۔ تبلیغی نشستوں کے علاوہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ۳۸ احباب و خواتین کو حضور اقدس کی مجالس عرفان کی ویڈیو کیسٹس بھی دکھائی گئیں۔ ان تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں کئی افراد کو قبول حق کی توفیق ملی۔ MAINZ جماعت کے زیر انتظام ایک تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا جسمیں ۱۷ البانین بوزنین نواحمدیوں نے شرکت کرکے احمدیت کے متعلق ضروری معلومات حاصل کیں۔

مکرم منیر احمد کملانہ صاحب کی ذاتی کوششوں سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا جرمن ترجمہ علاقہ کی مختلف ۲۱ لائبریریوں میں رکھوایا گیا۔ یاد رہے کہ ان کتب کی تمام کی تمام قیمت مکرم کملانہ صاحب نے اپنی جیب سے ادا کی ہے جو کہ ایک قابل تقلید مثال ہے۔ اس کے علاوہ جماعت آفن باخ کی کوششوں سے قرآن کریم کے انگلش اور جرمن تراجم کے علاوہ ۳ مختلف کتب سلسلہ OBERRAD میں واقع علم فلسفہ اور مذہب کی لائبریری میں رکھوائی گئیں۔ ان کتب میں اسلامی اصول کی فلاسفی بھی شامل تھی۔

کاسل ریجن:- عرصہ زیر رپورٹ کے دوران ۶ تبلیغی نشستوں کا انعقاد ہوا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر زیر تبلیغ افراد کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس سوال و جواب کی ویڈیو کیسٹس دکھانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ علاوہ ازیں اپنے نواحمدی بھائیوں سے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے سلسلہ میں عید کے موقعہ پر ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس پارٹی کے موقعہ پر ۳۰ افریقن نواحمدیوں نے شرکت کی۔ اسی طرح کاسل ریجن میں عرب ڈیسک کے زیر انتظام کئی مقامات پر عرب دوستوں کے ساتھ تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں۔ ہمارے عرب نواحمدی مکرم SAMEERBOUKHETA صاحب جو عرب ڈیسک کے صدر بھی ہیں اور ان کی جرمن نواد بیگم صاحبہ نواحمدیوں کی تربیت کے سلسلہ میں دن رات کام کررہے ہیں۔

کولون ریجن:- عرصہ زیر رپورٹ کے دوران جرمن اساتذہ اور سکولوں کے بچوں کے دو مختلف وفود مسجد اور تبلیغی مرکز بیت النصر میں آئے اس موقعہ پر مکرم ریجنل مربی صاحب نے آنے والے مہمانوں کو اسلام اور احمدیت کے بارہ میں مفصل معلومات پہنچائیں اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری و ریجنل امیر ریجن کولون نے نواحمدیوں کی تربیت کے سلسلہ میں ۹ مختلف جماعتوں کا دورہ کیا اور ان دوروں کے دوران مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نواحمدی احباب و خواتین سے ملاقات کی اور ان کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں ضروری تعلیم دی گئی۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی نواحمدی بہنوں اور بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں خاص کردار ادا کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے اور ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

میونخ ریجن:- وسط اپریل ۱۹۹۶ء سے وسط مئی تک کی رپورٹ کے مطابق مختلف اقوام کے ساتھ ۱۱ تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں۔ ان تبلیغی نشستوں کے نتیجہ میں کئی افراد کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی احمدیت قبول کرنے والوں میں بعض کا تعلق جرمن قوم سے ہے۔

مبلغ سلسلہ متعین کاسل ریجن مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے دوران ماہ مختلف قومیتوں کے ساتھ ان کے گھروں میں جاکر ملاقات کی اور ان کا تربیتی جائزہ لیا۔ انہیں نماز قائم کرنے اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین کی۔ نظام جماعت کی تفصیل بتاتے ہوئے انہیں چندہ عام اور مالی تحریکات میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ الحمدللہ۔ اس نصیحت کے نتیجہ میں کئی نواحمدی احباب خواتین نے اس وقت چندہ کی ادائیگی کردی۔ اسی طرح گوٹنگن۔ وال باؤزن میں مختلف بوزنین اور البانین خاندانوں سے ملاقات کی اور اس موقعہ پر انہیں بھی نماز جمعہ اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

فلڈا اور اس کے اردگرد کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ۲۰ نومبائعین کو بھی اس طرح نصائح کیں۔ نیز ان کی مشکلات سے آگاہی حاصل کی۔

شرونٹس باؤزن سے تعلق رکھنے والے ۴۰ افراد جنکا تعلق ٹوگو لینڈ سے ہے اور بفضلہ تعالیٰ احمدیت میں داخل ہوچکے ہیں، کو باہمی بھائی چارہ اختیار کرنے، باجماعت نماز پڑھنے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اپنے دیگر ساتھیوں کو اور دوستوں کو تبلیغ کرنے کی تحریک کی۔

کاسل ریجن اور بوناتال کے پادریوں سے ملاقات:- مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے کاسل اور باؤناتال کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے دو پروٹسٹنٹ اور کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والے پادریوں سے ملاقات کرکے ان کو احمدیت کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے جرمنی میں جماعت کی سرگرمیوں اور دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ

باقی صفحہ ۴ پر

ایک عظیم مسلمان سائنسدان
محمد بن موسیٰ الخوارزمی

(مکرم محمد الیاس مجوکہ ۔ میونسٹر)

قرون وسطی کے عظیم مسلمان سائنسدانوں میں سے ایک محمد بن موسیٰ الخوارزمی بھی تھا آپ کا پورا نام ابو عبداللہ یا ابوجعفر محمد بن موسی الخوازمی تھا ۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کے اباؤاجداد اس زمانے کے صوبہ خوارزم (موجودہ ازبکستان کے شہر خیوا اور اس کے اردگرد کے اضلاع) سے تعلق رکھتے تھے ۔ مشہور مورخ الطبری نے مزید القطر بولی اور المجوسی کے القاب کا اضافہ کیا ہے ۔ قطربولی اس لئے کیونکہ ان کے والد اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے خاندان سمیت بغداد کے نزدیک دجلہ و فرات کے درمیان واقع شہر قطربولی میں آن بسے تھے ۔ اور یہیں پر تقریباً ۷۸۰ء میں محمد ابن موسیٰ کی پیدائش ہوئی ۔ المجوسی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے ان کے اباؤاجداد زرتشت مذہب سے تعلق رکھتے تھے ۔ بغداد جو کہ اس وقت کی اسلامی دنیا کا علمی مرکز تھا ۔ یہاں ہی محمد بن موسیٰ نے مروجہ تعلیم حاصل کی ۔ ان کے بچپن کے حالات تاریخ میں محفوظ نہیں ۔ صرف اسی قدر معلوم ہے کہ ابن موسیٰ نے علم ہیئت اور علم حساب پر عبور حاصل کیا اور ان کی شہرت انہیں دربار خلافت میں لے گئی جہاں بادشاہ وقت مامون نے انہیں " بیت الحکمۃ " میں مختلف تحقیقی کاموں پر لگا دیا ۔ ضروریات کے مطابق اجرام فلکی کے بہتر مشاہدہ کے لئے مامون نے بغداد کے سب سے اونچے ٹیلے شمیسہ میں باب الشمیسہ پر ایک رصدگاہ تعمیر کی تو الخوارزمی اس میں منتقل ہوگیا ۔ یہاں ہی الخوارزمی نے کنکھا نامی ایک ہندوستانی کی لائی ہوئی کتاب سندھند پر تحقیق کی اور مشہور فلکی گردانیں تشکیل دیں جو کہ کتاب الزیج السندھند کے نام سے مشہور ہوئیں ۔ مامون کے حکم پر الخوارزمی نے چند دیگر علماء کے ساتھ مل کر دنیا کا گھیرا ماپنے کے لئے دقہ اور پلمیرہ کے درمیان طول البلد کا درجہ نکالا جو کہ آج کی جدید تحقیقات سے حیرت انگیز طور پر ملتے ہیں ۔

یہ دونوں مقامات موصل کے مغرب میں واقع ہیں ۔

محمد بن موسیٰ نے جو کتب قلم بند کیں ان میں دو اصطرلاب سے متعلق بھی تھیں ۔ اصطرلاب وہ آلہ تھا جس کے ذریعے دن کے کسی بھی حصے میں وقت کا پتہ چلایا جاتا تھا ۔ دوسرے لفظوں میں اسے ایک طرح کی گھڑی بھی کہا جاسکتا ہے ۔ الخوارزمی نے اس کے ذریعے سورج کی اونچائی معلوم کرنے کا طریقہ اور فجر، ظہر، عصر اور مغرب کا وقت نکالنے کا طریقہ یہاں تک کہ اصطرلاب کی درستگی معلوم کرنے کا طریقہ ۴۳ مختلف آسان مثالوں کے ذریعے واضح کیا ہے ۔ تاکہ ہر شخص اس کو استعمال کرسکے ۔ اسی طرح دنیا کا نقشہ اپنی کتاب مورۃ الارض میں دیا ہے جو کہ اس وقت تک کے تمام دنیا کے نقشوں سے بہتر اور درست تھا ۔ اس کا ایک ۱۰۳۷ء کا لکھا ہوا نسخہ آج بھی سٹراس برگ فرانس میں موجود ہے ، الخوارزمی نے اس کے علاوہ کتاب حساب العداد الہندی ، کتاب المختصر فی حساب الجبر والمقابلۃ ، کتاب التاریخ ، کتاب الروخامہ اور مقالۃ فی استخراج تاریخ الیہود لکھیں ۔ کتاب الروخامہ دھوپ گھڑیوں سے متعلق تھی ۔ یہ کتاب اور کتاب التاریخ دونوں ہی اب مفقود ہیں ۔ استخراج تاریخ الیہود ، یہودی کیلنڈر پر قدیم ترین کتب میں شمار ہوتی ہے اس پر ایک تفصیلی مقالہ E.S. Kennedy کا لکھا ہوا ہے جو مزید دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اہم دستاویز ہے ۔

محمد بن موسیٰ کو باقی تمام کتب سے وہ شہرت نہیں ملی جو کہ کتاب الجبر اور کتاب العداد الہندی سے ملی ۔ کتاب الجبر والمقابلہ وہ شہرہ آفاق تصنیف ہے جس سے علم الجبرا کی بنیاد پڑی ۔ لفظ الجبرا اسی کتاب کے نام سے نکلا ہے ۔ عربی زبان میں اس موضوع پر یہ سب سے پہلی کتاب ہے ، اس کے پہلے ۵۰ صفحات پر ابن موسیٰ نے الجبرا کی تھیوری اور مختلف اصول بیان کئے ہیں اور باقی حصے میں اسلامی وراثت کے قوانین کے تحت جائیداد و مال و اسباب کو تقسیم کرنے کے طریقے کو مختلف مثالوں سے واضح کیا ہے ۔ مغربی دنیا میں اس علم کو پھیلانے والا Leonardo Fibbonaci تھا ۔ لیونارڈو بچپن میں ایک عرب استاد کے پاس تعلیم حاصل کرتا رہا ، بڑا ہو کر باپ کے ساتھ تجارتی سفروں میں مختلف عربی یونیورسٹیوں میں علم حاصل کیا ، اس نے اپنی کتاب Liber Abaci میں الخوارزمی کے حوالے سے لفظ الجبرا استعمال کیا اور یہاں ہی سے یہ اپنی لاطینی شکل میں ہمیشگی کی زندگی پاگیا ۔ الخوارزمی نے اپنی کتب میں مساوات میں مجہول کے لئے عربی لفظ شئ استعمال کیا جب خوارزمی کی کتب بذریعہ اندلس یورپ پہنچی تو ہسپانوی میں " شی " کے لئے لفظ " X " استعمال ہونے کی وجہ سے یورپ میں بھی استعمال ہونے لگا جو کہ لاطینی حروف کے آخری تین میں سے ہے ۔

اسلئے باقی دو مجہولوں کے لئے "Y" اور "Z" استعمال ہونے لگے ۔

محمد ابن موسی الخوارزمی کا ایک اور عظیم کارنامہ کتاب حساب العدادالہندی کے ذریعے نیا طریقہ حساب کو رائج کرنا تھا ۔ یہاں محض پرانے یونانی و رومی اعداد ہی تبدیل نہیں کئے گئے ۔ بلکہ نیا طریقہ استعمال جاری کیا گیا ۔ جس میں ہر ہندسے کی قیمت اکائی ، دہائی سینکڑہ میں جس جگہ پر ہو اس کے مطابق ہوتی ہے ۔ یہ نو اعداد اور صفر پر مشتمل نیا نظام عظیم الشان کارنامہ ہے ۔ اس نئے نظام میں سب سے اہم صفر کا استعمال ہے ۔ جس کے بغیر معمولی سا حساب بھی ممکن نہیں ۔ کیونکہ یہ صفر ہی ہے جس کے ذریعے ہم تمام ہندسوں کو اکائی ، دہائی اور سینکڑہ میں ان کی مناسب جگہ پر رکھتے ہیں ۔ یہ طریقہ استعمال الخوارزمی نے عام اور سادہ مثالوں کے ذریعے سمجھایا ۔ کس طرح ان کو جمع و تفریق کیا جاتا ہے کس طرح ضرب و تقسیم کیا جاتا ہے ۔ اگر ہمارے پاس صفر نہ ہو تو ہمیں مختلف کالم والی ایسی گردانیں بنانی پڑیں گی ۔ جس میں اکائی کا کالم ، دہائی کا کالم اور اس طرح مختلف کالم ہوں گے تاکہ ہم تمام ہندسوں کو ان کی جگہ پر رکھ سکیں ۔ اس طریقہ حساب کو ABACUS کہتے ہیں اور یہی یورپ میں بھی رائج تھا ۔ پانچویں صدی میں روم میں پہلی دفعہ استعمال ہوا لیکن پھیل نہ سکا ۔ دسویں صدی میں گربرٹ نے اس طریقہ کو پھیلایا لیکن وہ بھی صفر کے استعمال سے واقف نہیں تھا ۔ گربرٹ جو کہ اندلس کی اسلامی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتا رہا بعد میں SILVESTERII کے لقب سے ۹۹۹ء میں پوپ کے منصب پر فائز ہوا ۔ اس کے پیروکار جو متعصب عیسائی تھے ، نے الخوارزمی کے آسان حسابی طریقے کی بہت مخالفت کی اور اسی مخالفت کی وجہ سے ان اعداد کو یورپ میں رائج ہونے میں چار صدیاں لگیں ۔

صفر :۔ جو کہ اس نئے طریقہ حساب کی جان تھا ، Leonardo Fibbanaci کے ذریعے لاطینی لبادے میں Cephirum بن گیا اور یہی ایک طرف بدلتے بدلتے ZERO بنا تو دوسری طرف فرنچ میں CHIFFRE اور جرمن ZIFFER بنا جسے آج بھی جرمن زبان میں " صفر " ہی پڑھا جاتا ہے اگرچہ اس سے مراد " ہندسہ " ہے ۔ آج پوری دنیا میں مشرق ہو یا مغرب ، شمال ہو یا جنوب ہر طرف ان ہندسوں کے استعمال ہونے کا سہرا محمد بن موسیٰ الخوارزمی کے سر ہے ۔ اس نے سب سے پہلے علم اعداد کو عام روزمرہ کے استعمال کے لئے مکمل کیا اور اسے باقاعدہ ، بااصول اور واضح بنایا ۔ یہ بھی الخوارزمی ہی تھا جس نے الجبرا کی ایک ٹھوس اور قطعی علم کے طور پر بنیاد رکھی اور پروان چڑھایا ۔

محمد ابن موسی کی کتاب حساب العداد الہندی کا لاطینی ترجمہ DE NUMERO INDORUM اس طرح شروع ہوتا ہے ۔

ترجمہ :۔ " الخوارزمی کہتا ہے :۔ ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں جو ہمیں سیدھا راستہ دکھانے والا اور ہماری حفاظت کرنے والا ہے ۔ "

عالم اسلام کا یہ مایہ ناز سائنسدان ۸۵۰ء کے لگ بھگ بغداد میں وفات پاگیا ۔ اگرچہ آج بہت تھوڑے ذہنوں میں یہ نام موجود ہے لیکن وہ سرزمین اندلس جو کہ الخوارزمی کے علوم کو مغرب میں پہنچانے کا ذریعہ بنی وہاں آج بھی " اعداد " کو الخوارزمی کے نام پر " GUARISOMO " کہا جاتا ہے اور یہ لفظ الخوارزمی کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہے ۔

قرآن اور انجیل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالی عنہ

متی کی انجیل کا پہلا صفحہ اٹھا کر دیکھو وہاں کیا لکھا ہے نسب نامہ یسوع مسیح ، داؤد اور ابراہیم کے بیٹے کا ۔ ابراہام سے اسحاق پیدا ہوا اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا .... متان سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا جس کے پیٹ سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا ۔

حالانکہ یہ وہ کام ہے جو ہمارے ملک میں تو مراثی کرتے ہیں اس کے مقابل میں قرآن مجید شروع ہوتا ہے ۔ الحمد للہ رب العلمین سے ۔ یہ وہ آیت ہے جس سے تمام مذاہب کا رد ہوتا ہے ۔ نہ یسوعیوں کا خداوند اقنوم ثالث رہ سکتا ہے نہ رحم بلا مبادلہ کے بہانے کسی بے گناہ کو پھانسی چڑھانا پڑتا ہے اور نہ آریوں کا مادہ جو روح ازلی ابدی بن سکتا ہے نہ تناسخ والوں کی کوئی دلیل باقی رہتی ہے ۔ نہ سو فسطائیوں کو آنے کی تاب ہے اور نہ برہموں کو مسئلہ الہام میں تردد رہ سکتا ہے اور نہ شیعہ صحابہؓ پر اعتراض کرسکتے ہیں نہ دہریہ کسی حجت نیرہ کی بناء پر خدا کی ہستی کے منکر رہ سکتے ہیں ۔ یہ تو ایک آیت کے متعلق ہے اگر سات آیتیں پڑھی جاویں تو پھر تمام مذاہب کی صداقتوں کا عطر مجموعہ اس میں ملتا ہے اور دنیا کے آخر تک پیش آنے والے دینی اہم واقعات کی خبر اس میں موجود ہے ۔ ان تمام مفاسد و عقائد فاسدہ کا ابطال ہے جو دنیا میں پیدا ہوئے یا ہوسکتے ہیں اور ان اعمال صالحہ و عقائد صحیحہ کا تذکرہ ہے جو انسان کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے ضروری ہے ۔

اسی طرح انجیل کا اخیر دیکھو اس میں لکھا کہ یسوع جو خداوند کہلاتا ہے اپنے دشمنوں کے قبضہ میں آگیا اور اس نے ایلی ایلی لما سبقتانی (یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کہتے ہوئے اپنی جان دی ، برخلاف اس کے قرآن مجید ختم ہوتا ہے قل اعوذ برب الناس ٭ ملک الناس ٭ الٰہ الناس ٭

من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس

فی صدور الناس من الجنۃ والناس ٭

قرآن مجید پڑھنے والا ۔ قرآن کا متبع بڑے زور سے علی الاعلان دعویٰ کرتا ہے میں اس خدا کی پناہ میں ہوں جو تمام انسانوں کو پیدا کرنے والا اور پھر انہیں کمال تک پہنچانے والا ہے ۔ وہ سب حقیقی بادشاہ حقیقی معبود ہے ۔ اللہ اکبر ۔ ایک معمولی تھانیدار یا صاحب ضلع بلکہ نمبردار اور پٹواری کی پناہ میں آکر کئی لوگ مطمئن ہوجاتے ہیں ۔ پس کیا مرتبہ ہے اس شخص کا جو تمام جہان کے رب اور بادشاہ اور سچے معبود کی پناہ میں آجائے ۔ صرف اس کتاب کا اول و آخر ہی اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ کن ہے اگر کوئی خدا ترس دل لے کر غور کرے ۔

(از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقول از تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۹ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴)

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

یکم اکتوبر کی شب مسجد فضل لندن سے یہ افسوس ناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ U.K. حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے اس دار فانی سے کوچ کرگئے ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون.

یوں تو ہر انسان اس دنیا میں ایک مہمان کے طور پر اپنا وقت گذار کر ایک دن رخصت ہوجاتا ہے مگر وہ وجود بہت ہی بابرکت ہوتا ہے جس کی زندگی خدمت دین کے ساتھ ساتھ اپنے وطن اور انسانیت کی خدمت میں گذرے محترم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم انہی لوگوں میں سے ایک تھے۔

آپ نے نہ صرف یہ کہ مختلف ممالک میں پاکستان کی کامیاب نمائندگی کا حق ادا کیا بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں امت مسلمہ کی بھلائی کے لئے بھی عالمی طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے علاوہ ازیں مرحوم کو طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ U.K. کے امیر کے طور پر خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت ملی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی براہ راست پرشفقت ہدایات سے فیض یاب ہو کر نظام سلسلہ کی خدمت کی سعادت عطا ہوتی رہی۔

حضور پرنور نے ۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کے خطبہ جمعہ میں جس پیار و محبت سے آپ کی خوبیوں کا تذکرہ فرمایا اور خلافت کے ساتھ آپ کی وابستگی، تقویٰ اور انکساری سے آپ کی خدمات اور قائدانہ صلاحیتوں کو سراہا اس پر جہاں آپ کی روح سرشار ہوگی وہاں حضور انور کے یہ کلمات مبارکہ آپ کی نسلوں کے لئے بھی ایک بیش قیمت سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو اس سرمایہ کی قدردانی کے ساتھ ساتھ ان کی نیکیوں کو اپنے اندر جاری کرتے ہوئے زندہ رکھنے کی توفیق بخشتا رہے اور خلافت سے وابستہ رہ کر مرحوم کے نقوش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

سورج کوئی روز ڈھل رہا ہے

★★★★★★★★★★★

چہرے میں چراغ جل رہا ہے — آئینے میں دن نکل رہا ہے
اک نور کی صبح میں نہا کر — کپڑے وہ نئے بدل رہا ہے
جتنا وہ سنور رہا ہے، اتنا — آئینے کا دل پگھل رہا ہے
وہ قامت ناز ہے قیامت — دیدار میں دم نکل رہا ہے
تنہائی کی بے پناہ چپ میں — وہ میرے لہو میں چل رہا ہے
اب صبر کی آنکھ کا یہ آنسو — دامن کے لئے مچل رہا ہے
اک ہاتھ بنا رہا ہے دل کو — اک پاؤں ہے دل مسل رہا ہے
ہر چھاؤں کوئی لے گیا اٹھا کر — اب دھوپ میں شہر جل رہا ہے
اے بھائی عجیب ہے یہ دنیا — کس آگ سے تو بہل رہا ہے
اب آ بھی پناہ دینے والے — گر گر کے کوئی سنبھل رہا ہے
کیا سینۂ خاک ہے کہ اس میں — سورج کوئی روز ڈھل رہا ہے

(عبید اللہ علیم)

بقیہ:- فرانکفورٹ میلہ کتب کی مختصر تاریخ

ماحول جلد ہی تاریخ کتب کے ایک سیاہ باب میں تبدیل ہوگیا۔

جرمن قیصر Maximilian دوئم نے کتابوں کے احتساب (سنسر) کا ایک کمیشن مقرر کردیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر قسم کی غیر عیسائی کتابوں کی اشاعت روکی جاسکے۔ اس دور میں تیس سالہ جنگ بھی چھڑ گئی۔ اس محاذ آرائی نے بھی کتابوں کی تجارت پر برے اثرات مرتب کئے۔ اس کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۶۱۵ء میں فرانکفورٹ میں ۳۳۹ غیر ملکی تاجران کتب نے شرکت کی۔ لیکن سو سال بعد غیر ملکی تاجروں کی تعداد صرف ۹ رہ گئی اور فرانکفورٹ کی جگہ اب مشرقی جرمنی میں واقع شہر Leipzig نے لے لی تھی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی منقسم ہوگیا اور Leipzig چونکہ جرمنی کے مشرقی حصے میں تھا اور مغربی جرمنی سے الگ ہوچکا تھا اس لئے مغربی جرمنی میں کتابوں کی نمائش کی ضرورت کے پیش نظر اس مقصد کے لئے فرانکفورٹ کو چنا گیا۔

جرمنی کی صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ کتابوں کے شعبہ نے بھی ترقی کی اور فرانکفورٹ رفتہ رفتہ دوبارہ کتابوں کی تجارت کا بین الاقوامی مرکز بن گیا اپنی روایات کے مطابق یہاں نہ صرف یہ کہ کثیر تعداد میں ناشرین اپنی شائع کردہ کتب کی نمائش کرتے ہیں بلکہ مختلف علمی اور ادبی سرگرمیاں بھی Buchmesse کا لازمی حصہ بن چکی ہیں۔

ادب کے نوبل انعام کا اعلان بھی کم و بیش اسی نمائش کی تاریخوں کے دوران ہی کیا جاتا ہے اسکے علاوہ جرمن تاجران کتب کا ادارہ بھی ۱۹۵۰ء سے ایک انعام دے رہا ہے۔ یہ انعام سابق صدر بھارت اور مشہور فلسفی راداھاکرشن اور Club of Rome کو بھی دیا جاچکا ہے۔ علاوہ ازیں کچھ عرصہ سے نمائش کا ایک خصوصی موضوع بھی مقرر کیا جاتا ہے۔ امسال Buchmesse کا موضوع آئرلینڈ تھا۔ اسطرح آئرش ادب و ثقافت کو یہاں متعارف کروایا گیا۔

جرمنی میں لاطینی امریکہ کے ادب کی شہرت کا سہرا بھی Buchmesse کی اس روایت کے سر جاتا ہے کیونکہ ۱۹۷۶ء میں یہاں پر پہلا خصوصی موضوع "لاطینی امریکہ کا ادب" رکھا گیا تھا۔ فرانکفورٹ میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں اشاعتی ادارے اپنی کتابوں اور دیگر اشیاء کی نمائش کرتے ہیں۔ دیگر اشیاء میں کچھ عرصہ سے CD - Rom اور Computer Software شامل ہیں۔ امسال ۱۱۰ ممالک سے تقریباً ۹۰۰۰ ناشرین نے نمائش میں حصہ لیا اور دنیا کے مختلف ممالک سے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار شائقین Buchmesse دیکھنے آئے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۹۶ء کا سال جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ کیونکہ جماعت کو Buchmesse پر اسٹال لگاتے ہوئے ۲۵ سال ہوگئے اور سلور جوبلی کے اس موقع پر جس کی نمائش کی انتظامیہ نے سٹال پر آکر مبارکباد پیش کی۔

(نوید احمد حمید)

وہ خزانے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

بقیہ:- تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں (از صفحہ ۲)

جماعت کی رواداری سے مطلع کیا نیز ان کو "بین المذاہب مذاکرات" جسکا سلسلہ کاسل مرکز تبلیغ میں شروع کیا گیا ہے میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

بدھ مت سنٹر میں ایک تقریب:-

مورفیلڈن بدھ مت سنٹر میں ایک تقریب منعقد ہوئی جسمیں ایک بدھ عالم نے تقریر کی اس موقعہ پر ہمارے مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب اور سیکرٹری تبلیغ جماعت گروس گیراؤ مکرم ہدایت محمود پٹیل صاحب کے علاوہ ۱۰ افراد جماعت شریک ہوئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور حضرت بدھ کے متعلق جماعت احمدیہ کے عقیدہ سے شرکاء کو آگاہ کیا اس موقعہ پر ۶۰ جرمن احباب خواتین موجود تھے۔

اسی طرح والڈورف شہر میں ایک احمدی کے گھر دو عرب دوستوں کے ساتھ تبلیغی نشست منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے نہایت عالمانہ رنگ میں وفات مسیح علیہ السلام، رفع عیسیٰ، نزول مسیح، صداقت حضرت مسیح موعود وغیرہ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور عرب دوستوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم رفیق احمد شاہد آف جرمنی کو مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام انیق احمد شاہد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ) ابن مکرم مولانا غلام احمد صاحب مرحوم آف بدوملہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب نائب امیر جماعت جرمنی کا نواسہ ہے اور تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ عزیز کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نصیر احمد طاہر۔ لندن)

حیرت انگیز انعامات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ اسلامی اصول کی فلاسفی "مکمل" کے پرچہ عام انعامی مقابلہ جات کے امتحانات انشاء اللہ امسال نومبر ۱۹۹۶ء میں منعقد ہوں گے۔

انعامی مقابلہ میں اول، دوم، اور سوم آنے والوں کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

اول:- جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۹۷ء میں شرکت کے لئے 2 افراد کا ہوائی ٹکٹ

دوم:- جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۹۷ء میں شرکت کے لئے ایک کار کے Euro Tunnel کے اخراجات۔

سوم:- جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۹۷ء میں شرکت کے لئے ایک کار کے فیری کے اخراجات۔

صدران جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کتاب کے مطالعہ اور امتحان میں شرکت کی تلقین فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(شعبہ تعلیم)